NPA DOC NO 0023

Dated: 29/08/2019

مردم شماری کے اعلان سے
مسلمانوں میں خدشات اور تشویش کی لہر

ناظم الدین فاروقی
(اسکالر، سماجی جہد کار، سنیر تجزیہ نگار)

آزاد ہندوستان کی تاریخ میں ایسا پہلی مرتبہ ہورہا ہے کہ حکمران جماعت نئی تبدیلیوں اور عوامی خواہشات و مطالبات کے نام پر جمہوریت کے اصول کے خلاف مخصوص قوانین، اقتصادیات، عدلیہ، انتظامیہ، دفاع، تعلیم، شہری بنیادی حقوق، اور سماجی قومی روایات اور طرز حکومت میں من مانی، زبردست تبدیلیاں آنا فانا لاتی جارہی ہے۔ اقلیتوں کے بنیادی دستوری حقوق پر چمک ک ساتھ پے در پے کڑاکے کے ساتھ بجلیاں گراتی جارہی ہے۔ سیاسی ماہرین، قانونی، معاشی، تعلیمی، دانشوران، مبصرین، 'Opinion Leaders' صحافی سب دم بخود ہیں کہ اب دوسرے لمحے کونسی خطرہ کی گھنٹی بجنے والی ہے، اور عصبیت، عداوت، اور فرقہ پرستی پر مبنی معرکہ آرائی کا اب بگل بجنے والا ہے۔

"1997 سے 2003 تک ' بی جے پی دور میں مسٹر سرینواس کمار سنہاء آسام کے گورنر جنرل رہ چکے ہیں انہوں نے 1999 میں ایک شوشہ چھوڑا تھا کہ 40 لاکھ بنگلہ دیشی غیر قانونی طور پر گھس آئے ہیں اسکے بعد اس وقت کے وزیر داخلہ یل۔کے۔ اڈوانی نے اسے درست قراردے کر مرکزی حکومت کی جانب سے اعلان کیا۔ بارڈر سیکیورٹی پولیس کے DIG نے سختی سے اس بات کی تردید کی تھی کوئی بھی غیر قانونی بنگلہ دیشی ہمارے یہاں آسام میں گھس نہیں آیا۔"

' 3 D' کے نظریہ پر کام ہو رہا ہے 'Detect, Delete, & Deport' پہلے مشکوک ناموں کی نشاندہی ، انکا ووٹرس لسٹ سے اخراج پھر ملک بدر اس فارمولہ کے تحت سارا قانونی بحران منظم کیا گیا ہے۔ ووٹرس لسٹ سے خارج کردہ افراد دوسرے فارن ٹربیونل 'FT' سے غیر ملکی قرار دیئے ہوئے لوگ انہیں ہائی کورٹ میں اپیل کا ایک موقع ملتا ہے اگر وہاں بھی حق نہ ملے تو پھر جیل اور ملک بدری یقینی ہے۔

ایک فرد کو اگر 'Foreigner Declare' کرتے ہیں تو پھر پورا خاندان غیر ملکی قرار دیا جاتا ہے ، ایسی اگر 23 لاکھ تعداد کے خلاف فیصلہ صادر ہو جائے تو پھر سمجھ سکتے ہیں کہ ان تمام 23 لاکھ خاندانوں پر بھی یہ ہی فیصلے لازمی طور پر لاگو ہونگے جن کی تعداد لاکھوں تک پہنچ جائیگی۔

یہ سراسر قانونی مظالم کی منھ بولتی تصاویر ہیں:

ملک کے ایک آئی اے ایس آفیسر کنان گوپی ناتھ نے 'NRC' کے غلط استعمال اور 370 کی منسوخی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے کرتے ہوئے استعفی دے دیا۔اس سے پہلے کشمیر کے ایک آئی اے یس افسر شاہ فیصل بھی حکومت کی غیر قانونی زیادتیوں کے خلاف مستعفی ہو چکے ہیں جو اب نظر بند ہیں۔

یہاں ہمیں تین موضوعات 'NRC, CAB, اور NPR 'کا تجزیاتی و تقابلی مطالعہ مختصر پیراگرافوں میں پیش کرنا انتہائی ضروری ہے۔ NRC کا مسئلہ ریاست آسام میں 80 کے دہے سے موضوع بحث رہا- 1983 کے نیلی کے قتل عام کے بعد بڑے پیمانے پر بنگالی و مسلم اقلیت دوشمن سیاسی، سماجی، سوشیل، پارٹیوں نے زبردست احتجاج بلند کرتے ہوئے، بلکہ ایک علاقائی، رہائشی تحریک کے طور پر ریاست آسام کے ماحول کو مکدر کیا جاتا رہا۔سیاست دانوں کی انتخابات میں کامیابی، ناکامی کا سارادارومدار 'NRC ' کو نافذ کرنے کی نیت اور قوت نافذہ پر منحصر ہونے لگا۔بنگالی اقلیتوں پر یہ الزام کہ یہ بنگلہ دیشی ہیں اور غیر قانونی طور پر ہندوستان میں گھس آئے ہیں۔ایک مفروضہ اور جھوٹ سے کم نہیں تھا۔سابق چیف منسٹر گوگوئی نے 2018 میں یہ کھلا بیان دیا تھا کہ بنگلہ دیشی غیر قانونی طور پر آسام میں گھس آنے کے الزامات میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔'' 'NRC ' کے معاملہ میں یہ میرے ذہن کی اختراع تھی۔"اس کے لیےء پہلے کانگریس نے بہت بڑے پیمانے پر زبردست فیصلے کیےء خانگی تنظیم AASU حکومت آسام اور مرکزی حکومت کے درمیان کئی معاہدے ہوئے موجودہ چیف منسٹر سربند اسونووال نے 2005 میں سپریم کورٹ میں عرضی داخل کی تھی کہ حکومت 'NRC ' کو نافذ و عمل نہیں کر رہی ہے-کانگریس نے اعلی سطحی کمیٹی تشکیل دی اسمیں جس طبقے (بنگالی اقلیت) کے متعلق کمیٹی حکومت نے بنائی تھی تو اس میں انکے کسی بھی نمائندہ کو کبھی بھی شامل نہیں کیا گیا۔انہیں اس پورے 'NRC' کمیٹی سے دور رکھ کر فیصلے صادر کیےء جاتے رہے۔سونیا گاندھی کی صدارت میں بااختیار کمیٹی بنائی گئی تھی۔اس وقت کانگریس نے فوری 'NRC ' کے نفاذ کے لیےء 25،000 حکومتی ملازمین اور 600 کروڑ کا بجٹ منظور کیا۔یہ اور بات ہیکہ 30 سال محنت کے بعد صرف 2013 تک 1800 افراد کو غیر قانونی تارک وطن قرار دیا گیا تھا۔پھر 'بی جے پی' حکومت آنے کے بعد 2017 میں یہ تعداد تین لاکھ سے تجاوز کر گئی۔آسام کی جملہ آبادی 3 کروڑ 55 لاکھ ہے-2017 سے 2019 تک دو مراحل میں 'NRC ' کی شہریت فہرست جاری کی گئی۔پہلے مرحلے میں 2 کروڑ 50 لاکھ شہریوں کو ہندوستانی قرار دیا گیا۔40 لاکھ شہریوں کے نام شک اور اعتراضات کی بنیاد پر روک لیےء گئے۔آسام میں 100 سے زیادہ فارن ٹریبونل 'Foreign Tribunal' کام کر رہے ہیں۔'بی جے پی' نے تمام 'F.T ' فارن ٹریبونلس کے ججس کی حیثیت سے اپنے کارکنوں (وکیل) کو مامور کیا ہے جس کے پاس منصف یا جج کے فرائض انجام دینے کی اہلیت و قابلیت نہیں ہے۔' RSS ' / بی جے پی کی کوشش یہ ہیکہ 25 تا 30 لاکھ بنگالی مسلمانوں کو یا تو شہریت سے خارج کر دیں یا پھر انہیں لٹکائے رکھیں، یا غیر قانونی طور پر گھس آئے بنگلہ دیشی قرار دیکر ڈیٹنشن کیمپس میں ٹھونس دیں اکے لیےء کام تیزی سے جاری ہے۔بنگالی مسلمانوں کی اکثریت، کسان، اور مزدور پیشہ لوگ ہیں جو ناخواندہ ہیں جن کے یہاں 1971 سے پہلے والدین، دادا، پردادا، کے شہریت کے اسنادات پیش کر سکیں گے۔14 ڈاکیومنٹس ثبوت کے طور پر داخل کرنا لازمی ہے یہ عجیب انسانی بحران قصدا ایک مخصوص طبقے کے خلاف پیدا کیا گیا ہے۔دنیا میں ایسا کہیں بھی نہیں ہوتا کہ جسپر غیر ملکی ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے وہ اپنے طور پر ہندوستانی شہریت ثابت کرلے۔

'Burden of Proof' مدعاعلیہ پرڈال دینا فطری بنیادی انسانی حقوق و قوانین کے مغائر ہے۔ 'Border Security Police' اور فارن ٹربیونل کی ذمّہ داری تھی ان معصوم عوام کو محاصرہ میں گھیرنے سے پہلے ثبوت، شواہد، جمع کرتے کہ فلاں، فلاں 'شخص یا خاندان پڑوسی ملک کے فلاں گاؤں و بستی کا ہے فلاں وقت ملک میں غیر قانونی طور پر داخل ہوا تھا۔ صرف بنگالی ہونے کی بنیاد پر شک کو ظالمانہ عملی جامہ پہنانے کیلیےء بے دریغ نوٹس جاری کر کے 'FT' عدالتوں میں کھینچا جارہا ہے۔ ملزم کو کہا جارہا ہے کہ یہ ثابت کرو کہ تم بے گناہ ہو 'خیالی مجرم (1) کیا تم بنگلہ دیش سے آئے تھے (2) تم میاں ہو لنگی پہن کر عدالت میں آئے ہو عدالت سے نکل جاؤ۔ (3) تمہارے دادا کے کاغذات کہاں ہیں (4) برتھ سرٹیفیکیٹ سچ نہیں ہو سکتا ہم کیوں کر قبول کریں (5) تمہاری اولاد ہے اسکا کیا ثبوت ہے وہ تمہارا بیٹا نہیں ہو سکتا (عورتوں سے کہا جارہا ہے یہ تیرے بچّے کہاں پیدا ہوئے، گھر پر ہم نہیں مانتے گھر پر ہونے والی ڈیلیوری (6) یہ تمہاری بیوی ہے تمہارے پاس ایسا کوئی ثبوت ہے (7) تم جاہل ہو تمہارے وکیل کو لاؤ۔ سیکڑوں بہانوں کے ذریعے بات بات پر شہریت سے بے دخل کرنے کا عمل جاری ہے۔ خوف اور ہیبت کے مارے نچلے آسام کے 6 بنگالی اضلاع کے عوام پریشان ہیں۔ انہیں کیوں پریشان کیا جارہا ہے اب تو شہروں میں بڑے پیمانے پر آسامی مسلمانوں کو بھی نوٹس جاری کی جارہی ہے۔ محض 'بی جے پی' سرکار کو 30 تا 40 لاکھ بنگالی مسلمانوں کو ہندوستانی شہریت سے محروم کرنا ہے۔ یہ گھناؤنا کھیل معصوم اقلیت کے ساتھ کھیلا جارہا ہے ملک میں ساری امت خاموش تماشائی بنی بیٹھی ہے اسکا خمیازہ بعد میں سب کو بھگتنا پڑیگا۔

<u>'NPR'</u> : مرکزی وزارت داخلہ نے یہ حکمنامہ جاری کیا ہیکہ نیشنل پاپولیشن رجسٹر کا کام یکم اپریل 2019 سے ملک میں شروع کر دیا جائیگا۔ ملک کے مشہور قانون داں، اور دستوری ماہرین بظاہر اطمینان کا اظہار کر رہے ہیں۔ فیضان مصطفی وائس چانسلر نلسار یونیورسٹی نے اپنے مضمون اور انٹرویو میں اسپر اظہار خیال کرتے ہوئے عام غلط فہمی کا ازالہ کرنے کی کوشش کی لیکن یہ دستوری ماہرین 'RSS' و حکمراں جماعت کے 'NPR' کے سائے میں کیا سیاہ مخفی عزائم ہیں اسپر روشنی ڈالنے کی جراءت نہیں کر سکتے۔ غیر مسلم عوام جیسے، ہندو، جین، بدھسٹ، سکھ، کرسچین، سندھی وغیرہ کیلیےء تو کوئی تشویش کی بات قطعی نہیں ہے۔ کیونکہ 'NPR' کے پیچھے جو خفیہ ایجنڈہ کام کر فرما ہونے والا ہے وہ انتہائی تشویشناک اور پریشان کن ہے۔ جسپر ہمارے دانشوروں، مذہبی، سیاسی، سماجی، قائدین کی نگاہ نہیں پڑھ رہی ہے وہ بین السطور متوقع معاندانہ سرکاری کارستانیوں کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔

'NPR' کے لیےء بھی 8 تا 14 ڈاکیومنٹس پیش کرنے کو کہا جائیگا، باپ، دادا، کی تفصیلات، شہریت بھی مانگی جانے والی ہے۔ اہم بنیادی قابل اعتراض دو نکات ابھر کر آتے ہیں (1) ملک میں آدھار کارڈ کی موجودگی کے باوجود پھر سے 'NPR' کی اچانک ضرورت کیوں پیش آپڑی ہے آدھار کارڈ کے جن حاملین کی شہریت کے معاملہ میں شبہ ہو صرف انہیں نوٹس جاری کر کے حکومت کی چاہیےء تھا کہ اطمیعان حاصل کرلے۔ (2) ہر دس سال میں حکومت کی جانب سے باضابطہ طور پر مردم شماری کا بڑے پیمانے پر احسن طریقے سے کام انجام پاتا ہے۔ کسی بھی مردم شماری میں اس بات کا اظہار نہیں کیا گیا ہے کہ غیر قانونی تارک وطن لاکھوں کی تعداد میں ووٹرس لسٹ میں شامل ہو چکے ہیں یا انکی شہریت مشکوک ہے وغیرہ۔

" Provided that persons belonging to minority communities , namely, Hindus, Sikhs, Buddhists, Jains, Parsis, and Christians from Afghanistan, Bangladesh and Pakistan , who have been exempted by the Central Government by or under clause (c

Citizenship Amendment Bill : ' CAB' جو15 جولائی 2011 کو پارلیمنٹ میں لایا گیا ہے سراسر مسلم دوشمنی اور کھلے فرقہ پرستی پر مبنی ہے۔ اسکے مطابق تمام غیر مسلم غیر قانونی تارکان وطن کو ہندوستانی شہریت دی جائیگی جو 5 سال کے عرصے سے ملک میں قیام پذیر ہیں۔ اور جو مسلمان ہوگا وہ اس قانون سے استفادہ نہیں کرسکے گا۔ پارلیمنٹ کے آئندہ سشن میں اس بل کو منظوری دے دی جائیگی اور وہ چندماہ میں مکمل قانون بن جائیگا۔

(1) NRC (2) 370 (3) NEP نیشنل ایجوکیشن پالیسی (4) UAPA Amendment Act (5) طلاق ثلاثہ سے پہلے ہی مسلمانوں کیلیےء مسائل کھڑے کردیئے گئے ہیں۔ NPR، CAB اور NRC سب ایک ساتھ نافذ العمل کرنے کے پیچھے RSS کی منصوبہ بند سازش ہے۔

مسلمانوں کی تشویش و پریشانی حق بجانب ہے: حالیہ تجربات کی روشنی میں ہم یہ بات وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ 'NPR' کے عمل کے ذریعہ 3 تا 4 کروڑ مسلمانوں کو پریشانی لاحق ہوسکتی ہے۔

(1) NPR کے لیےء حکومت کی جانب سے یہ کہا گیا ہے کہ سرکاری ملازمین خود گھر گھر آکر فارمس پر کرینگے اور درکار ڈاکیومنٹس کو تفصیلات جمع کریں گے NRC کیندر کی طرح قطاریں باندھ کر فارمس داخل کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اس بات کا پورا خدشہ ہیکہ (1) ہر سرکاری ملازمین کے گروپ میں علاقے کے دو تین RSS / بی جے پی / بجرنگ دل وغیرہ کے کارکن ہونگے جو ملازمین پر دباؤ بنائے رکھیں گے (2) ناخواندہ غریب افراد ضعیف بوڑھی خواتین جنہیں پڑھنا لکھنا نہیں آتا ہے انکے نام، باپ، شوہر، بیوی، بچوّں کے ناموں میں باضابطہ طور پر لکھتے وقت خانہ پوری کے موقع پر فاش غلطیاں کی جائینگی۔ تاریخ پیدائش، شادی، وانتقال کی تواریخ میں غلطیاں کی جائینگی جو بعد میں دیئےء گئے برتھ سرٹیفیکیٹ، نل، لائٹ، جائداد کے اسنادات سے میل نہیں کھائیں گے یا پھر جو ڈاکیومنٹس سرکاری ملازمین کو دیئےء جائینگے اس سے چند اہم کاغذات یا تو غائب کردیئے جائینگے یا پھر ان پر دوبارہ کچھ تحریر کرکے پڑھنے کے قابل نہ ہونگے یا پر ایک فرد کے دوسرے فرد یا گھروں کے غیروں کے الٹ پھیر کے ذریعہ شہریت کے بنیادی حق سے محروم کرنے کیلیےء ابتداء ہی میں درخواست کمزور کردی جائینگی۔ (3) کونسی ایسی نجی با اختیار باڈی ہوگی جو بعد میں یہ تصحیح کرے گی کہ جو کاغذات درخواستوں کے ساتھ سرکاری ملازمین کے حوالے کیئےء گئے تھے وہ صحت کے ساتھ دفتر میں باضابطہ اندراج ہوتے ہیں یا نہیں ہوتے؟ (4) بوڑھوں، بچوّں، عورتوں کو بعد میں ان سرکاری دفاتر کے چکّر پہ چکّر کاٹنے کے لیےء مجبور ہونا پڑیگا۔ (5) یہ کہا جائیگا کہ دوسری فہرست پھر، تیسری فہرست میں نام شامل ہوگا۔ اور چند کروڑوں کو ایسے ہی لٹکا دیا جائیگا۔ اسطرح سے معصوم مسلمان شہریوں کو ایک نامعلوم قسم کی قانونی پیچیدگیوں

میں مبتلاء کر کے ہندوستانی شہریت سے بے دخل کیا جائیگا۔ یا پھر یہ کہ کر انہیں تمام بنیادی حقوق، پاسپورٹ، آدھار کارڈ، کاروبار، مال جائداد کی خرید و فروخت اور شادی بیاہ سے محروم کر دیا جائیگا۔

اگر کوئی رہنماء یا قائد یا دانشور یہ سمجھتا ہیکہ ایسا نہیں ہوگا تو بہت بڑے مغالطہ میں ہے۔ خود کو اور عامتہ الناس کو بے وقوف بناتا ہے۔ آدھار پر اب تک حکومت نے کروڑوں روپیۓ خرچ کر دیئے ہیں اسے رد کر کے ایک نیا قانونو نی ہنگامہ کھڑا کرنے کی ورنہ حکومت کو کیا ضرورت تھی۔

ہمارے لیۓ دو راستے ہیں: ایک تو سپریم کورٹ میں NPR کے خلاف مقدمات دائر کریں اور بل کو چیلینج کریں۔ دوسرے یہ کہ ہر ایک بستی محلّہ مسجد کی سطح پر تلیمی یافتہ نوجوانوں کو تیار کیا جائے تاکہ 'NPR' کیلیۓ جب بھی سرکاری ملازمین آئیں تو فارمس کی صحیح خانہ پوری میں مدد کریں اور بیچارے کم تعلمی یافتہ یا ناخواندہ لوگوں کے کاغذات کو چک کر کے 'NPR' ٹیم کے حوالے کریں اور انکو جاری کی جانے والی سلیپ پر بھی اسپیللنگ 'Spelling' چیک کر لیں۔ یہ ایک بہت بڑا اعظیم چیلنج ہے جسکا ہمیں بڑی عقلمندی سے مقابلہ کرنا ہے۔ اسکی بہتر انداز میں ہم تیاری کریں ورنہ زندگی بھر اسکا انفرادی اور اجتماعی غلیطیوں پر افسوس کرتے رہنا پڑیگا۔

27 آگسٹ 2019 کو United States Commission on International Religious Freedom (USCIRF) کے چیرمین ٹونی پرکنس Tony Perkins اور ایک کمشنر Anurima Bhargava انوریما بھارگوا نے مشترک بیان میں کہا کہ "صرف شمال مشرقی مسلمانوں پر یہ بوجھ ڈالدینا کے وہ اپنی شہریت کو ثابت کریں ' NRC 'ان لوگوں کیلیۓ بڑی ہی پریشان کن بات ہے اور اس سے منفی خطرناک/ماحول پیدا ہوسکتا ہے۔" جون 2018 میں اقوام متحدہ کے 4 خصوصی نمائندوں نے اس وقت کے وزیر خارجہ سوشما سوراج کو 'NRC' کے ہونے والے بھیانک خطرات و نتائج سے آگاہ کیا تھا، اور مسلمانوں کو قومیت سے علیحدہ کرنے کے خلاف متنبہ کیا تھا۔

بعض ادارے جماعتیں اور ہمارے مذہبی قائدین یہ کہہ رہے ہیں کہ اتنے تشویش کی کوئی بات نہیں ہے ہم نے سیکڑوں لوگوں کو' ڈٹنشن سنٹرس سے رہا کروالیا ہے۔ وہ سراسر غلط بیانی پر منحصر ہے۔ جن لوگوں کو رہا کروایا جارہا ہے، انہیں لالچ دے کر یا دھوکہ میں رکھ کر یہ اقرار نامہ پر دستخط لی جارہی ہے کہ 'میں بنگلہ دیشی ہوں، غیر قانونی طور پر اتنے سال سے قبل ہندوستان میں گھس آیا تھا، میں اپنے وطن لوٹنا چاہتا ہوں۔' غریب ناخواندہ عوام کو دھوکہ دیا جارہا ہے، وہ ہمیشہ کیلیۓ ہندوستانی شہریت کھو دیگا۔ اور اس اعداد و شمار کو لیکر RSS / بی جے پی سارے ملک میں زبردست پروپیگنڈہ کرے گی کہ ہم نے اتنے بنگلہ دیشی پکڑ کر نکالا ہے۔

دنیا میں جن ممالک میں اسطرح بڑے پیمانے پر غیر قانونی تارک وطن اگر بالفرض محال گھس آتے ہیں تو اسکا طریقہ کار یہ ہیکہ پڑوسی ملک کو پورے شواہد کے ساتھ مطلّع کیا جاتا ہے۔ پھر اقوام متحدہ کے زیر نگرانی دو ممالک کے وزارت خارجہ کے سکریٹریز کی ایک جوائنٹ ایکشن کمیٹی بنائی جاتی ہے۔ اور غیر قانونی تارکین وطن کی تمام تفصیلات متعلقہ پڑوسی ملک کو باضابطہ حوالے کی جاتی ہیں۔

2014 سے بنگلہ دیش کے وزراء اور ہمارے وزارت خارجہ کے میٹنگیں ہوتے رہے کبھی بھی ہندوستان نے بنگلہ دیش کے سامنے یہ مسئلہ اٹھایا ہی نہیں ہے۔ بلکہ ہمیشہ یہ کہتے رہے کہ یہ ہمارا اندرونی مسئلہ ہے۔ حال ہی میں وزیر خارجہ جےؔ شنکر طوفانی دورے پر ڈھاکہ گئے تھے انہوں نے ڈھاکہ میں کہا کہ 'NRC' کا مسئلہ ہمارا اندرونی مسئلہ ہے 'NRC' کے نام پر بنگالی مسلمانوں کے خلاف زبردست منصوبہ بند طور پر سازش روبہ عمل لائی جارہی ہے۔

: Citizenship Amendment Bill (CAB)لوک سبھا میں 8 جنوری 2019 کو ہی منظور ہوچکا ہے اب راجیہ سبھا میں جیسے ہی منظور ہوجائیگا CAA ایکٹ بن جائیگا۔ CABراست تعلق مسلمانان ہند سے بظاہر نہیں ہے لیکن اس بات کا قوی امکان ہے کہ اسے ملک میں مسلمان شہریوں کے خلاف استعمال کیا جائیگا۔

اب جو مسلمان شہری صدیوں سے اس ملک کے حقیقی سچّے وطنی اور شہری ہیں محظ چند کاغدات کی عدم موجودگی یا حکومت کے انکے اپنے خیالات کے مطابق انہین مطمعن نہ کرپائیں تو انہیں آج نہیں تو کل غیر ملکی شہری قرار دیا جانے والا ہے جسکی پوری تیاری ہو چکی ہے اسکو کامیابی سے آسام میں 'NRC' کے نام پر روبہ عمل لایا بھی جا رہا ہے۔پڑوسی ممالک سے غیر قانونی طور پر داخل ہوئے تمام غیر مسلموں کو ، ہندو ، سکھ ، بدھشٹ، جین ، پارسی، اور عیسائیوں کو مکمل شہریت دے دی جائیگی۔اور پکڑ ، پکڑ کر مسلمانوں کو ہندوستانی شہریت سے بے دخل کیا جانا ایک ایسا طویل عمل ہے جسکا آغاز ہو چکا ہے۔آسام 'NRC'اس بات کا کھلا ثبوت ہے۔

'بی جے پی' کے دور میں مسلمانوں کے خلاف وضع کردہ قوانین اور پالیسی درجہ ذیل ہے اسکا ملاحظہ فرمائیں۔

(1) NRCاور) NPR بظاہر سب کیلیۓ ہے(

(2) NEPنیشنل ایجوکیشن پالیسی جس سے مسلمانوں کی تعلیمی ترقیاتی پروگرام اور اردو کو خارج کردیا گیا ہے۔

(3) 370مسلم اکثریتی ریاست کشمیر کی خصوصی قانونی حیثیت ختم کر کے مسلمانوں کے تشخص کو ختم کردیا گیا ہے۔جبکہ ابھی 5 ریاستوں
آسام، میزورم، ناگا لینڈ ، تریپورہ، میگھالیہ میں روبہ عمل ہے۔

(4) – UAPA Amendment Actاسکے ذریعے NIA کو بے انتہاء قانونی اختیارات سونپ دیۓء گئے ہیں جس پر بھی شک ہو اسے اٹھا سکتے ہیں اور دو سال تک انہیں ضمانت نہیں ملے گی۔

(5) طلاق ثلاثہ ، دینے والوں کو دو سال کی سزاء کا قانون نافذ ہو چکا ہے۔

(6) آسام اسمبلی میں Indigenous Population Property Rights کے نام پر ایک قانون منظور کیا جانے والا ہے جسکے مطابق بنگالی لسانی اقلیت کے تمام جائدادیں سوقط کرلی جائینگی اور 1956 سے جو جائدادیں اور زمینیں وقف کی گئی ہیں اس کی دوبارہ سے تنقیح کی جائیگی ، حکومت کی کمیٹی کے مطابق زیادہ تر جائدادیں ناجائز قبضہ کرکے مسلمانوں نے وقف کردی ہیں۔

(7) موب لنچنگ کے خلاف ابھی تک کوئی نہ ہی کوئی قانون بنایا گیا ہے اور نہ اسپر روک لگانے کیلیۓء کوئی ٹھوس اقدامات کیۓء۔

(8) تمام دہشت گردوں (ہندو) جو ملک کے بڑے بم بلاسٹ میں ملوث تھے اور فسادات و موب لنچنگ کے ملزمین کو با عزّت بری کر کے اعزازات سے نوازا جا رہا ہے۔

یہ وہ قوانین اور پالیسیاں ہیں جس سے مسلمانان ہند مزید پستی، انحطاط اور نزول کا شکار ہو جائینگے ، ذلّت ، مسکنت، غربت، جہالت، افلاس اور کسم پرسی مسلمانوں پر مسلّط کرنے کی کوششیں ہر سمت سے تیز تر ہوچکی ہیں۔دیکھنا یہ ہیکہ امّت کی قیادت اور دانشور ، تعلیم یافتہ طبقہ ان چیلنجس کا مقابلہ کرنے کیلیۓ کیا تدابیر اور حکمت عملی اختیار کرتا ہے۔

ختم شد

بشکریہ روزنامہ اعتماد حیدرآباد تاریخ اشاعت 1/09/2019

مصنف کے آرٹیکلس ملک کے بیس سے زیادہ روزناموں میں ہر ہفتہ شایع ہوتے رہتے ہیں

NPA DOC NO 0023

01/09/2019

TOTAL NUMBER OF WORDS 2537